دہلی اردو اخبار

نمبر 230 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

18 جولائی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

مرزا آقا نواب کو جو قانون نویں 1833 کی رُو سے ضلع جونپور کا ڈپٹی کلکٹر مقرر ہے اپنے ہی کام کے لیے جس روز سے کہ مقامِ مذکور سے روانہ ہو، پانچ دن کی رخصت عنایت ہوئی۔

ممالک مغربی کی صدر دیوانی اور نظامت عدالت کے سرکلر آرڈرس ممالک مذکور کے صاحبان سول اور سیشن جج اور صاحبانِ مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ کے لیے۔

قانون تیسویں 1840 کے مضامین کے بابت احکام مفصلہ ذیل عندالضرورت ہدایت اور اطلاع عام کے لیے اشتہار کیے جاتے ہیں۔

1۔ عدالت دیوانی خواہ فوجداری کا ہر ایک حکم نامہ ملفوفہ کلکتہ کے شرف کے پاس بسبیل ڈاک یا کسی چپراسی یا کسی اور ملازم سرکاری کے ہاتھ مع ایک خط کے جو مفصلہ ذیل (A) کے موافق ہے ابلاغ کیا جائے گا۔

2۔ جس جس زرِ نقد کے ڈپٹی مشیرف موصوف کے پاس پہنچنے کی احتیاج ہے اُس کے بابت ضلع کا صاحب کلکٹر بل جنرل ٹریزری یعنی خزانہ عام پر ارسال کرے گا۔

3۔ جمیع جوڈیشیل عہدہ دارانِ توابعین یعنی صدر امین اور صدر اعلیٰ وغیرہ اپنی اپنی عدالتوں کے حکم نامے جن کا قانون تیسویں 1840 کے رُو سے جاری ہونا لازم ہے ڈپوٹی شیرف کے پاس آئندہ اپنے حاکم صاحب انگریز کی معرفت ارسال کیا کریں گے۔

4۔ جمیع حکم نامہ موسومہ حکم نامہ (B) اور (C) کے موافق خواہ اس طور پر جو وقت بوقت صاحبانِ صدر دیوانی اور نظامت عدالت مشتہر کریں مرتب کیے جائیں گے۔

5۔ جو شخص کسی گواہ کی طلبی کی درخواست گذرانے اُس کو جس قدر روپیہ کہ جناب عالیہ ملکہ کی سُپریم کورٹ کے صاحبانِ جج گواہِ مذکور کے اخراجات کے واسطے تجویز شایستہ سے ٹھہرائیں اُسی قدر ادا کرنا پڑے گا۔

6۔ ضلع کی عدالت کے صاحبانِ جج اور مجسٹریٹ کو احتیاط رکھنی چاہیے کہ اُن کے حکمنامے صحیح مرتب کیے جائیں۔ اور کہ عہدہ دارانِ توابعین کے حکمنامے سے جو اُن کے حضور ڈپوٹی شیرف کے پاس بھیجنے کے لیے

COPYRIGHT

ارسال کیئے جاویں سوبھی احکام ہذااور سرکار کے قوانین مجاریہ کے بموجب ہوں۔ مقام الہ آباد مزرلی اسمتھ رجسٹر A کلکتہ کے صاحب شیرف کے لیے اس چٹھی کے ساتھ ہیں آپ کے پاس ایک طلب نامہ اس ارادہ سے بھیجتا ہوں کہ جن کے نام [ص 1 کالم 2] اس میں مندرج ہیں اُن پر جاری کیا چاہیے۔ لہٰذا آپ مہربانی کر کے قانون 23، 1840 کی رو سے جناب عالیہ ملکہ انگلستان کی سُپریم کورٹ کے صاحبانِ جج کے آگے درپیش کیجئے۔ 2۔ جو کچھ کہ اس حکم کے جاری کرنے کے بابت صرف ہوگا تمہاری اطلاع دینے پر ایک بل جنرل ٹریزری یعنی خزانہ عام پر آپ کے پاس بھیجا جائے گا اور جو اسامی کہ اشتہار میں مندرج ہیں اُن کے بتانے کے لیے ایک شخص اُس کے پیچھے آپ کے حضور حاضر ہوگا یا اس چٹھی کے ساتھ ایک شخص پہنچے گا۔ ضلع — جنوری 1841 جج یا مجسٹریٹ یا ایک اشتہار اس ارادہ سے بھیجتا ہوں کہ جن کے نام اس میں مندرج ہیں اُن کے گھر کے صدر دروازہ پر لگایا جائے یا جو گواہ کہ اس میں مندرج ہیں اُن کی طلب کے لئے ایک ہفتہ یا جو گواہ کہ اس میں مندرج ہیں اُن کی گرفتاری کے لیے ایک وارنٹ یعنی دستک B احکام فوجداری نمبر 1 سمنس رادھن مستری ساکن کولوٹولہ واقع شہر کلکتہ کے لیے از بسکہ شیخ رمضو ساکن سیالدہ نے جو چوبیس پرگنہ کے علاقہ میں واقع ہے تمہارے نام پر زدوکوب کی بابت نالش کی ہے۔ لہٰذا تم کو حکم ہے کہ 15 اپریل 1841 کو یا اس کے پیشتر اس نالش کی جوابدہی کے لیے 24 پرگنہ کے صاحب مجسٹریٹ (یا صدر الصدور یا صدر امین) کے آگے حاضر ہو اس میں تاکید جانو مورخہ 2 اپریل 1841 اے بی مجسٹریٹ نمبر 2 وارنٹ یعنی دستک مع ضامنی کے چوبیس پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے از بسکہ رام پرشاد کہار نے زدوکوب اور مجروح کرنے کے بابت جان برون سیالدہ کے ساکن پر نالش کی ہے لہٰذا تمہیں حکم ہے کہ جان برون مذکور کو گرفتار کر کے 20 اپریل 1841 کو یا اُس سے پیشتر عدالت مذکورہ کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر ہونے کے لیے پانچ سو روپیہ کی ضمانت لے لو اور اگر جان برون مذکور ضمانت نہ دے تو تمہیں حکم ہے کہ عدالتِ مذکور کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور اُسے حاضر کرو اس میں تاکید جانو مورخہ 4 اپریل سنہ 1841 اے بی مجسٹریٹ نمبر 3 وارنٹ یعنی دستک چوبیس پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے از بسکہ عبداللہ گاڈیبان ساکن کرہا ہیر پیر بخش ساکن سیالدہ کے اظہار سے خون کے جرم کی بابت نالش ہوئی ہے۔ لہٰذا تمہیں حکم ہے کہ عبداللہ گاڈیبان مذکور کو گرفتار کر کے عدالتِ مذکورہ صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر کرو اس میں تاکید جانو مورخہ 5 اپریل 1841 [ص 2 کالم 1] نمبر 4 خانہ تلاشی کا پروانہ 24 پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لئے از بسکہ رامدولعل ساکن مانک ٹولہ نے اظہار کر کے اطلاع دی اور نالش کی کہ اشیائے مندرجہ ذیل یعنی دو برنجی لوٹے سونے کی مالا اور دو تھان لانگ کلاتھ کے میرے گھر سے جو کہ مانک ٹولہ مذکور میں واقع ہے چوری گئے اور کہ میرا شبہ ہے کہ اشیاء مذکور

COPYRIGHT

گکور چند مک ساکن چور باغ واقع شہر کلکتہ کے گھر اور احاطہ میں چھپی ہوئی ہیں۔ لہٰذا تم کو حکم ہے کہ تم ایک ضروری ٹیکرُن کے وقت گکور چند مک مذکور کے گھر اور احاطہ میں داخل ہو اور جو مال مسروقہ وہاں پایا جائے اُسے مع گکور چند مک مذکور کے اس عدالت میں حاضر کرو آج کے دن 6/اپریل 1841 کو میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے دیا گیا۔

مقام مہرا ے بی مجسٹریٹ

نمبر 5 سفینہ شیخ پیر بخش ساکن کولوٹولہ واقع شہر کلکتہ کے لیے

از بسکہ شیخ مسکین ساکنِ سُلکھیا کے زدوکوب کے مقدمہ کے بابت گواہی دینے کے لیے تمہارا حاضر ہونا ضرور ہے۔ لہٰذا تمہیں لازم ہے کہ تم اصالتاً صاحب مجسٹریٹ (یا صدر امین اعلیٰ) 24 پرگنہ کے ضلع کے حضور 6/اپریل سنہ 1841 کو حاضر ہوں اس میں تاکید جانو۔ مورخہ 2/اپریل 1841 مقام مہرا ے بی مجسٹریٹ۔

نمبر 6 گواہوں کے لیے وارنٹ یعنی دستک 24 پرگنہ کی عدالت فوجداری کے ناظر محمد ناظم کے لیے۔ از بسکہ زدوکوب کے مقدمہ کے بابت شیخ مسکین سلکھیا کی طرف سے گواہی دینے کے واسطے شیخ پیر بخش ساکن کولوٹولہ واقع شہر کلکتہ کے نام پر ماہ اپریل کی چوتھی تاریخ 1841 کو سفینہ جاری ہوا اور کہ شیخ رمضو پیادہ کے اظہار سے جس نے کہ سفینہ مذکور کے دستور کے موافق جاری ہونے کی بابت بھی اظہار دیا ہے واضح ہے کہ شیخ پیر بخش مذکور کو اپنے خرچ اخراجات کے لیے پانچ روپیہ دینے کا اقرار کیا ہے اور کہ شیخ پیر بخش مذکور کے سفینہ مذکور کے موافق حاضر ہونے میں انکار اور تغافل کیا۔ لہٰذا تم کو حکم ہے کہ شیخ پیر بخش مذکور کو گرفتار کر کے عدالتِ مذکورہ کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر کرو اس میں تاکید جانو مورخہ 7/اپریل 1841 مقام مہر 21 بی مجسٹریٹ۔

نمبر 7 جس آسامی پر فوجداری کے جرم کی بابت نالش ہے اُس کے حاضر ہونے کے لیے اشتہار ضلع 24 پرگنہ کی فوجداری کا اشتہار از بسکہ رام دھن ساکن سیالدہ نے نالش کی ہے اور کہ ایک وارنٹ 7/اپریل کو اُس کی گرفتاری کے لیے جوابدہی کے واسطے جاری ہوا تھا اور کہ محمد ناظم ناظر کی رپورٹ مورخہ 12/اپریل 1841 سے واضح ہے کہ رام دھن مذکور روپوش ہو گیا جس سبب سے وارنٹ مذکور اُس پر جاری نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا قانون نویں دفعہ چوتھی 1796 کے بموجب اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر رام دھن مذکور پندرہویں مئی سنہ 1841 کو یا اس سے پیشتر جوابدہی کے لیے حاضر نہ ہوگا تو جمیع سزاؤں مندرجہ قانون ہذا کا سزاوار [ص 2 کالم 2] ہوگا۔ مورخہ 14/اپریل 1841 مقام مہرا ے بی مجسٹریٹ نمبر 8 از بسکہ شیخ جانو ساکن سُلکھیا نے پیرو ساکن سیالدہ پر زدوکوب کی نالش کی ہے اور مدعی (یا مدعا علیہ) نے مجھے گواہ ٹھہرایا ہے لہٰذا یہ مچلکا لکھ دیتا ہوں کہ 12/اپریل 1841 کو یا اُس سے پیشتر گواہی دینے کے لیے ضلع 24 پرگنہ کے صاحب مجسٹریٹ کے حضور حاضر

ہوؤں گا اور کہ امر مذکور میں اگر کچھ قصور کروں تو جو کچھ جرمانہ کہ صاحب مجسٹریٹ تجویز کر کے فرمادیں اور اُس کے علاوہ جو صرف کہ میری غیر حاضری کے سبب سے واقع ہو سرکار میں ادا کرونگا اس میں عذر وحیلہ نہ کروں گا۔
مورخہ 7/اپریل سنہ 1841 العبد شیخ رمضان ساکن دھرم ٹولہ واقع شہر کلکتہ۔

نمبر 9 آسامی کے حاضر ہونے کی حاضر ضامنی

از بسکہ سیفو ساکن سیالدہ پر زَدوکوب کا اتہام درپیش ہے اور اس کی جوابدہی کے لیے 5/اپریل سنہ 1841 گویا اُس سے پیشتر ضلع 24 پرگنہ کے صاحب مجسٹریٹ حضور اسے حاضر ہونے کا حکم ہے تو میں اقرار کرتا ہوں کہ سیفو مذکور کو تاریخ مذکور پر صاحب مجسٹریٹ موصوف کے حضور حاضر کروں گا اور جب تک کہ حکم قطعی اتہام مذکور کے بابت صاحب مجسٹریٹ کے حضور سے نافذ نہ ہوگا اُس کے حاضر کرنے کا ذمہ دار ہوں اور اگر اُسے حاضر نہ کروں تو سو روپیہ سرکار میں جُرمانہ دوں اور کچھ اس میں عذر وحیلہ نہ کروں۔ مورخہ 5/مارچ سنہ 1841 العبد پیر بخش۔

فتح گڈھ

چندروز ہوئے ایک شخص ہندو جو کہ بظاہر بہت بدمظنہ معلوم ہوتا تھا مع ایک تلوار اور ایک خنجر کے درمیان لین کے سارجنٹ اسٹوک صاحب کے بنگلہ میں گھس گیا اور بیوجہ اور بے واسطہ سارجنٹ مذکور اور اُس کے بیٹے کو مارنے لگا اور اگر ایک سپاہی جو کہ متصل پہرہ دے رہا تھا اُن کی مدد کو نہ پہنچتا تو سارجنٹ مذکور مع بیٹے کے مارا جاتا۔ الغرض سپاہی مذکور نے سنگین بندوق سے قاتلِ سارجنٹ مذکور کو زخمی کیا اور بعد ازاں گرفتار کر کے کوتوالی میں پہنچایا۔ کہتے ہیں کہ زخم سارجنٹ کے بیٹے کا اور زخم سنگین کا جو کہ قاتل کو لگا ہے بہت کاری ہیں لیکن سارجنٹ کو صرف زخم خفیف لگا ہے سبب عزمِ قتل صاحب مذکور ساتھ قاتل مذکور کے اب تک ظاہر نہیں ہوا مگر مشہور ہے کہ وہ شخص واسطے قتل کلکٹر صاحب بہادر کے آیا تھا اور کچہری کے شبہ میں اُس نے بنگلہ میں صاحب مذکور الصدر کے جا کے انہیں اور ان کے بیٹے کو زخمی کیا۔ واضح ہوتا ہے کہ ان پچھلے تین مہینوں میں مقامِ مذکور میں قریب بیس خون کے ہوئے ہیں یقین ہے کہ صاحب مجسٹریٹ وہاں کے ارباب پولیس پر بہت تاکید اور تشدد رکھتے ہوں گے۔ یہ امید کیا جاتا ہے کہ دو چار دفعہ کا دورہ صاحب موصوف کا ضلع میں اور ملاحظہ کرنا احوالِ پولیس کا ارباب پولیس کو [ص 3 کالم 1] خوابِ غفلت سے بیدار کرے گا اور ضلع میں امن وامان ہو جاوے گا کوتوال شہر بعلت آمیزش کے کسی خون کے مقدمہ میں معطل کیا گیا ہے۔

محکمہ اجنٹ دہلی

اخبارِ محکمہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سے واضح ہوا کہ 7 ماہ حال کو ایک خط بیگم صاحبہ زوجہ نواب فیض محمد خان والی سابقِ جھجر کے نام جاری ہوا۔ خلاصہ اُس کا یہ ہے کہ خطِ نواب فیض علی خان بہادر کا بجواب میرے خط کے بمقدمہ

تنخواہ مدعا بہا تمہاری کے اس مضمون کا آیا کہ معاش اور مصارف سب عیال و اطفال محل کا شامل تھا ہمیشہ کمی و بیشی اُس کی رئیس کے اختیار میں رہتی ہے۔ چنانچہ تا حیات نواب فیض محمد خان مرحوم اور بعد انتقال اُن کے یہی طریقہ جاری رہا اب یہ بہ اغوا مغویان مال ومتاع وغیرہ موجودہ توشخانۂ محل اپنے تصرف میں لائیں اور اہل وعیال رئیس حال کو انواع ایذا رسانی اختیار کی اور تیاری چھاؤنی جدید اور انہدام چھاؤنی قدیم میں لکھا روپیہ کا نقصان ہوا۔ ناچار زرِحصہ معاش اُن کا اور بھائی بہن علاتی کا اُن کے پاس بھیجا انہوں نے بہ تکرار کمی بیشی نہ لیا اور شکایت کی بہر کیف اکثر بموجب شروطِ مندرجہ خط کار بند ہوویں تو رئیس موصوف کو تعمیل میں دریغ نہیں ہوگا لیکن وہ یہ چاہتے ہیں کہ وجہ معاش سب کی تنہا لیں اور تنخواہ بھائی بہن علاتی کی علاوہ اُس کے تو واسطے اخراجات ضروریات رئیس اور تنخواہ دارانِ فوج کے محالات وغیرہ کی کہاں سے آوے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعد تصفیۂ وجہ معاش بطور حسن علی خان بہادر ہر ایک دادخواہ ہے۔

مجھ کو پرداختِ لواحقان سے بموجب حال مداخل مخارج علاقہ کے عذر نہیں درصورت کہ وہ اور بھائی بہن علاتی دعوائے بیجا سے باز رہ کر نقد و مال ریاست کا مجھ رئیس کو دیں بموجب معمول قدیم کے معاش اُن کی بقدرِ مع یحتاج ایک رقم مقرر کی جاوے اور بہ تقرر معاشِ جداگانہ مستدعی ہوں تو ایسا تجویز کیا جاوے اور اس حال میں ان کو واجب ہوگا کہ بہ تجویز مجھ رئیس کے راضی وشاکر ہو کر کچھ شکایت اہالیِ سرکار کے آگے پیش نہ کریں فقط اس واسطے بپاس اطلاع تمہاری کے لکھا گیا— سنا گیا کہ صاحب ایجنٹ سے اس باب میں بیگم موصوفہ بھی راضی اور شاکر ہیں اور نواب صاحب والی جھجر بھی راضی یقین ہے کہ حسنِ تدبیر صاحب ایجنٹ کی سے انکار معاملہ بوجہ احسن فیصل ہو۔

پنجاب

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سپاہ سکھوں کی سرکشی اور فتنہ انگیزی نہیں کرتی ہے بلکہ متابعت اور خدمت گذاری میں مصروف ہے نظر بریں مسٹر کلارک صاحب بہادر پولیٹی کل ایجنٹ کو توقع ہے کہ اب ریاستِ مذکور کو استحکام حاصل ہوگیا ہے اور دوستی گورنمنٹ کی مہاراجہ والیِ لاہور سے جاری رہے گی۔

افواہ ہے کہ آنریبل کورٹ آف [ص 3 کالم 2] ڈائریکٹرس نے ارادہ کو دست اندازی اور مزاحمت معاملاتِ پنجاب کے ناپسند اور نامنظور کیا ہے اور درباب جمع ہونے سپاہ کے کرنال اور چھاؤنی فیروزپور میں بہت ملامت کی ہے۔

ہرات

صاحب آگرہ اخبار لکھتے ہیں کہ صرف تسخیر ہرات ہی باعث مہم اور بھیجنے سپاہ کا بیچ افغانستان کے ہوا تھا اور یہ ملحوظ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ ہرات پر قبضہ شاہِ ایران کا ہو جائے اور صرف اسی کے واسطے گورنمنٹ کو طرح طرح تکلیفیں اُٹھانی

پڑیں اور پھر بھی بموجب مضمون اخبار بمبئی کے تکلیف اور خونریزی سپاہِ گورنمنٹ کی کچھ کام نہ آئی اور ظاہر نہیں تو باطن میں تو در حقیقت شاہِ ایران ہرات پر قبضہ رکھتا ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اخراج میجر ٹاڈ صاحب کا پیشتر سے تجویز کیا گیا تھا اور کامران اور اُس کے وزیر کا ارادہ یہ تھا کہ شاہِ ایران کے ہاں ہی پناہ لیویں چنانچہ اپنے خط کتابت میں والیِ ہرات شاہِ ممدوح کو لکھتا ہے کہ ہم نے کافروں کو اپنے ملک سے نکال دیا ہے صاحبِ اخبار مذکور کی یہ رائے ہے کہ اب گورنمنٹ کو یا تو ہرات کو فتح کرنا مناسب ہے یا افغانستان میں سے بھی اُٹھ آجانا چاہیے کیونکہ بیچ اختیار کرنے پہلے امر کے تو گورنمنٹ کی اصلی تدبیر پوری ہوتی ہے اور چھوڑ دینے میں مہم افغانستان کے دقتوں اور مشکلات سے حصول نجات متصور ہے اور جب کہ ہرات ایرانیوں کے قبضہ میں آجاوے گا تو پھر کچھ تدبیر نہیں بن آوے گی۔ صاحبِ اخبار بمبئی بموجب چٹھی مورخہ 8/جون کے لکھتے ہیں کہ مسٹر ریاک صاحب طہران دار الخلافہ ایران میں واسطے انفصال اس مقدمہ کے گئے اور بہت تعظیم اور تواضع ہوئی اور درستی معاملہ کی ہوگئی اور جب کہ صاحب موصوف مشہد کو چلے گئے تو بیٹا بھائی کامران شاہ کا شاہِ ایران کے پاس گیا کہ ہم نے کفار کو یہاں سے مار کے اُٹھا دیا اگرچہ ظاہر میں شاہِ موصوف نے غوریان اہلِ ہرات کو دے دیا لیکن حقیقت میں تمام ریاستِ ہرات پر قبضہ رکھتا ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ شاہِ ایران نے فلیاہ دار الخلافہ ملک چاب کو لے لیا اور محمد نقی خان سردار باجتری کے تئیں گرفتار کیا ہے اور مرزا قمر سردار بابہان کو بھی گرفتار کیا چاہتا ہے دو ڈھائی سو سپاہ شیراز میں بھی آئی ہے۔

بحر ایران

وہاں کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں اور ہراتیوں میں منصوبہ بندی ہو رہی ہے اور غوریان دے دیا گیا ہے مگر کامران شاہ نے متابعت شاہِ ایران کی قبول کی ہے علی شاہ کی طرف سے اب کچھ دغدغہ نہیں رہا ہے اور قیصر روم نے بموجب ایلچی انگریزی کے تمام سلاطینوں آوارہ گرد بغداد سے قسطنطنیہ میں اپنے تحتِ حکم رکھا ہے مرزا قمر سردار بابہان چند مدّت سے علانیہ سرکشی کر رہا ہے اور کئی شکستیں کھا چکا ہے مگر اب مشہور ہے کہ اُس سے کچھ معاملہ ہوا چاہتا ہے اور یہ بھی شہرت ہے کہ مرزائے مذکور ایک لڑائی اور بھی لڑے گا اس عزم سے کہ [ص 4 کالم 1] یا تو پھر بابہان کو مسخر کرے یا بالکل ہاتھ سے کھو دے۔ کرمان میں آغا قادر افسرانِ شاہ پر فتحیاب ہوا ہے اور شاہِ ممدوح نے بہت سی سپاہ وہاں بھیجی ہے لیکن کہتے ہیں کہ شاہِ ممدوح کے پاس روپیہ نہیں ہے سپاہ سے موافق اپنی مرضی کے کام نہیں لے سکتے ہیں تنخواہ سپاہ کی برس زیادہ بھر سے چڑھ گئی ہے جہاں کہیں وہ جاتے ہیں لوٹتے ہیں پھر بھی ان کا گذارا نہیں ہوتا اس لیے یقین کیا جاتا ہے کہ شاہِ ممدوح طرف صلح کر لینے کے مائل ہیں ڈاکٹر ریاک صاحب نے بھی مشہد سے مراجعت کی ہے حاکم بوشہر کا بھی بجائے خودتیاری طرف دریا کے کرتا ہے سامنے رزیڈنسی کے اُس نے قدِ آدم دیواریں واسطے توپوں کے بنوائی ہیں اور قلعہ کو مستحکم کرتا جاتا ہے اس ارادہ سے کہ حتی الامکان انگریزوں کو دور رکھے۔

امرت سر

وہاں کے ساہوکاروں کی چٹھیوں سے واضح ہوتا ہے کہ ملک مانجھا میں بہ باعث شدت مینہ کے لوگوں کا بہت نقصان ہوگیا اور ہزارہا جانور درختوں پر سے زمین پر گر پڑے اور صبح کے وقت جنگلوں میں ہرن اور لومڑیاں اور گیدڑ وغیرہ سینکڑوں مرے ہوئے دیکھے گئے۔

ہم اس حال کے سُننے سے بہت افسوس کرتے ہیں کہ ڈیڑھ سو آدمی غریب الوطن جو کہ بتلاشِ روزگار لاہور میں وارد ہوکر قلعہ کی دیوار کے نیچے اُترے ہوئے تھے قریب پہر رات گئے بسبب زیادتیِ بارش اور تندے ہوا کے دیوار مذکور اُن پر گر پڑی سب دب کر مر گئے اور فکرِ معاش سے فارغ ہوئے۔

افغانستان

وہاں کی چٹھیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قومِ غلزی نے پھر سر اُٹھا رکھا ہے اور مستعدِ جنگ وجدل ہیں اور سپاہ انگریزی بیچ لینے قلعوں اور تنبیہہ غلزیوں کے مصروف ہے قوم بورونی جو کہ پیشتر قومِ غلزی کے دشمن تھے اب وہ بھی اُن کے شریک ہوگئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنے ملک میں سے ہم کافروں کو نکال دیں گے سو دریافت ہوتا ہے کہ میجر لیچ ملکِ ایران میں تعینات تھے وہ وہاں کے پولیٹی کل ایجنٹ ہوں گے سنا جاتا ہے کہ یہ صاحب بہت دانا اور کارکردہ ہیں اور اس عہدہ کے تئیں بخوبی سرانجام کریں گے۔

خیوہ

کپتان کانلی صاحب سفیر گورنمنٹ کی چٹھیاں آخر ماہ اپریل تک کی متضمن خیر وعافیت صاحب موصوف کے آئیں۔ یہ صاحب لکھتے ہیں کہ خانِ خیوہ میری بہت تواضع اور خاطر داری کرتا ہے واضح ہو کہ درمیان کپتانِ موصوف اور کرنیل اسٹوڈرٹ صاحب سفیر انگریزی متعینہ بخارا کے بھی خط کتابت ہوتی رہتی ہے سفیر بخارا بھی عنایات والی بخارا کے بہت شکر گزار ہیں ہم امین کرتے ہیں کہ یہ دونوں سفیر اپنی خدمت مفوضہ کو بخوبی سرانجام کریں گے۔

[ص 4 کالم 1]

بمبئی

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ 11/ تاریخ جون کو قریب چار کوس کے فاصلہ کے مقامِ روری سے ڈاک آمدِ بمبئی کی لُٹ گئی زبانیِ ہرکارہ ڈاک کے یہ دریافت ہوا کہ چار آدمی مسلح اُس سے دوچار ہوئے اور بعد بہت سی زد وکوب کے اُسے ایک درخت سے باندھ دیا اور پاکٹوں کو کھول کے دیکھنا شروع کیا جب اُن میں سے کچھ نہ نکلا تو کاغذات جنگل میں پھینک کے چلے گئے۔

شملہ

مقامِ مذکور میں ایک ایسا واقعہ تازہ ظاہر ہوا کہ جس کسی نے اُسے سُنا بہت ہنسا اور بہت متعجب ہوا۔ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے اُوباشوں میں سے وہاں کے مزدوروں کے کانوں میں یہ پھونک دیا کہ صاحبانِ انگریز مزدوروں کو مزدوری کے بہانہ سے طرف کابل کے لے جاویں گے اور وہاں اُن بیچاروں کو مار ڈالیں گے اور ان کے چربی کی مومیائی تیار کر کے واسطے معالجہ زخمیوں کے کام لاویں گے سو جس دن سے یہ خبر مزدوروں نے سُنی ہے اُس دن سے طائر ہوش وحواس نے اُن کے قفسِ سر سے ایک دفعہ ہی پرواز کیا اور خوفِ جان سے چھپ رہے اور آبادی سے بھاگ کے جنگلوں اور پہاڑوں میں چلے گئے۔ القصہ مزدوروں کے کم ہو جانے سے بہت کام بند ہو گئے ہیں مگر اغلب ہے کہ اب وہاں کے حاکموں نے اس باب میں کچھ تدبیر کی ہوگی جس سے کہ مزدوروں کے دلوں میں سے بھی وسوسہ دور ہو۔

کلکتہ

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ سپہ سالارِ فوج انگریزی نے حکم ناطق جاری کیا ہے کہ امیرانِ سپاہ انگریزی میں سے جو شخص کہ داڑھی اور موچھیں رکھتے ہیں مُنڈ واڈالیں اور پھر کبھی نہ رکھوائیں۔ چنانچہ اس حکم سے اکثر صاحبوں نے جو کہ موچھیں رکھتے تھے مُنڈ واڈالیں لیکن دلوں میں بہت غمگین ہوئے الحق مردوں کو داڑھی اور مونچھوں سے بہت محبت ہوتی ہے سُنا جاتا ہے کہ وہ لوگ حرفِ شکایت زبان پر رکھتے ہیں مگر کیا کریں بندگی بیچارگی ہے سوائے متابعت علاج نہیں۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے ایک چٹھی واسطے والیِ لاہور کے بھیجی ہے اور اُس چٹھی سے انہیں بہت خوشی ہوئی اور تمام لاہور میں ضیافتیں ہوئیں مہاراجہ نے سپاہ کی تنخواہ دے کر انہیں تین مہینے کی رخصت دی ہے۔

COPYRIGHT

کرنل پیو صاحب توپخانہ کے مدت سے ایک منصوبہ کر رہے ہیں واسطے رکھنے دُخانی گاڑیوں کے بڑی سڑک پر پہلے تو بنارس سے کرنال تک اور بعد ازاں درمیان کلکتہ اور یار کے۔ کانپور میں ہیضہ وبائی جاری ہے اگر چہ بہت شدت نہیں ہے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا